یہ انٹرویو مورخہ ۱۵ اور ۱۶ فروری ۲۰۰۴ء کو مکرم شیخ راحیل احمد صاحب نے
www.Ahmedi.org کے نمائندہ کی حیثیت سے کیا تھا۔ ہم (احمدی ڈاٹ آرگ)
کی اجازت اور شکریہ کیساتھ اس انٹرویو کو اپنی ویب سائٹ پر بھی پیش کررہے ہیں

عبدالغفار جنبہ

دو مدعیان "مصلح موعود"...؟

جب ہم نے سنا کہ جرمنی میں ایک صاحب نے مصلح موعود کا دعویٰ کیا ہے، تو سائٹ کے یوروپ میں مقیم نمائندہ کے ذمہ یہ کام لگایا گیا کہ ان کو انٹرویو کیا جائے، کیونکہ جیسا کہ ہم "پیشگوئی مصلح موعود اور بلائے دمشق" کے عنوان سے اسی سائٹ پر مرزا غلام احمد صاحب کی تحریروں سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود حقیقت اور پیشگوئیوں پر مبنی نہیں تھا بلکہ سیاسی اغراض اور کذب پر مبنی تھا۔ اس لئے سائٹ کے لئے ایسا دعویٰ دلچسپی پر مبنی تھا اور تحقیق کا متقاضی تھا۔ نمائندہ سائٹ سات سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے جرمنی کے شہر کیل (Kiel) میں اس انٹرویو کے لئے پہنچے۔ یہ انٹرویو جناب جنبہ صاحب کی رہائش گاہ پر سائٹ کے نمائندہ نے کیا۔ یہ انٹرویو مختلف نشستوں میں کیا گیا اور کئی باتیں آف دی ریکارڈ بھی ہوئیں۔ نمائندہ سائٹ ایک لمبا سفر کر کے جب شام کے وقت کیل (Kiel) پہنچا تو جناب عبدالغفار صاحب نے اپنے گھر کے بالکل قریب ایک انتہائی مہمان نواز فیملی (مسٹر منیر چودھری صاحب) کے ہاں ٹھہرنے کا بندوبست کیا ہوا تھا، دونوں میاں بیوی نے آرام و آسائش کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ جزاکم اللہ۔ نمائندہ سائٹ کے پہنچتے ہی جناب عبدالغفار جنبہ صاحب بنفس نفیس تشریف لے آئے اور کافی دیر تک غیر رسمی تبادلہ خیال رہا (اس گفتگو اور دوسری غیر رسمی گفتگو کے تاثرات انٹرویو کے سوال و جواب کے بعد بیان ہونگے)۔ اس کے بعد اگلے دن جناب عبدالغفار صاحب کی رہائش گاہ پر انٹرویو کے لئے حاضر ہوئے، جناب عبدالغفار صاحب نے بمعہ اپنے فرمانبردار اور با اخلاق صاحبزادگان کے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ گھر ان کی فیملی کی ضروریات کے مطابق، اعلیٰ معیار کی صفائی سے مرصع اور اپنے مکینوں کی طبیعت کی طرح سادہ ہے۔ سامنے شیلف میں مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں کے مکمل سیٹ کے علاوہ بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، تفسیر ابن کثیر اور کئی دوسرے مکمل سیٹ نظر آئے اور ان پر لگے ہوئے نشانات سے واضح ہو رہا تھا کہ یہ سجاوٹ نہیں بلکہ مطالعہ کے کام آتے ہیں۔ کھانا جو کہ نہایت عمدہ تھا، اور نماز با جماعت سے فارغ ہونے کے بعد انٹرویو شروع ہوا، اس انٹرویو کے آخر میں براہ راست کچھ سوالات مسز عبدالغفار جنبہ، ان کے بیٹوں اور مسٹر منیر چودھری اور مسز منیر چودھری سے بھی کئے گئے۔ اس انٹرویو کے بعد کچھ گفتگو غیر رسمی طور پر بھی ہوئی، جسکا ذکر آگے آئیگا۔ سائٹ عبدالغفار جنبہ صاحب کے انٹرویو میں ظاہر کئے گئے کئی خیالات سے اتفاق نہیں کرتی مگر سوال اور ان کے جوابات نیز گفتگو کے مجموعی نتائج کو من و عن شائع کر رہی ہے اور نتائج کا اخذ کرنا اپنے قارئین پر چھوڑتی ہے۔ سائٹ کسی دوسرے موقع پر اپنے تبصرے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔ لیکن قارئین کی طرف سے ٹھوس اور دلائل کے ساتھ تبصرے کو خوش آمدید کہا جائیگا اور سائٹ ایسے علمی تبصروں کو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیگی۔

انٹرویو جناب عبدالغفار جنبہ صاحب

نمائندہ سائٹ: ۔غفار صاحب کیا آپکی تاریخ پیدائش ۱۲۔اپریل ۱۹۵۴ء صحیح ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔میرا اندازہ ہے کہ قریب قریب صحیح ہے، مہینہ تو صحیح ہے لیکن تاریخ پیدائش کا ممکن ہے کہ کوئی فرق ہو کہ دیہاتوں میں ریکارڈ کی درستگی کے بارے میں کہنا مشکل ہے۔

نمائندہ سائٹ: ۔کیا آپ اپنے خاندانی پس منظر کے بارے میں کچھ بتانا پسند کریں گے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ہاں جی، جاٹوں کی ایک شاخ ہے جنبہ اُس سے میرا تعلق ہے۔ ہم زمیندار ہیں اور کاشتکاری کرتے ہیں۔

نمائندہ سائٹ: ۔آپ نے یہ جو مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اسکا القاء اس وقت ہوا ہے یا یہ بات ایک لمبے عرصے سے پروسیس میں تھی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔اس سلسلے میں میری عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود کو جو ایک "موعود، ذکی غلام" کی بشارت دی گئی تھی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو الہامی پیشگوئی میں، میں کہتا ہوں کہ وہ ذکی غلام، میں ہی ہوں۔ مجھے اچانک اسکا پتہ نہیں چلا۔ وسط دسمبر ۱۹۸۲ میں ایک ایسا واقع میرے ساتھ ہوا جس میں اللہ تعالےٰ نے مجھ پر ایک جلوہ فرمایا، جس کے بعد مجھ پر ظاہر ہوا کہ میں مصلح موعود ہوں۔

نمائندہ سائٹ: ۔وسط دسمبر کا آپ نے جو کہا اس سے پہلے آپ کی دادی صاحبہ کو (جن کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی) ایک مجذوب نے اولاد کی بشارت دی تھی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔جی ہاں اور اس دعا کے نتیجہ میں میرے دادا کے گھر میں اولاد پیدا ہوئی

نمائندہ سائٹ: ۔مجھے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ آپ کے والد بھی آپ کی پیدائش سے پہلے جنگلوں میں جا کر رات کی تنہائیوں میں دعائیں کیا کرتے تھے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ جی، اور یہ باتیں میں نے کئی لوگوں سے سنی ہیں کیونکہ میں تو چھ ماہ کی عمر میں یتیم ہو گیا تھا

نمائندہ سائٹ:۔ آپ کے خیال میں آپ ان دعاؤں کے طفیل پیدا ہوئے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر میں مرزا صاحب کی دعاؤں کی وجہ سے پیدا ہوا ہوں، لیکن اس میں میرے باپ کی دعائیں بھی شامل ہیں

نمائندہ سائٹ:۔ آپ کی نظر میں غلام مسیح الزماں یا مصلح موعود کی روحانی تصویر کیا ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے)، دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند، **مظهر الاول و الآخر۔ مظهر الحق والعلاء كان الله نزل من السماء** (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

نمائندہ سائٹ:۔ محترم آپ کے والدین نے آپکی پیدائش سے پہلے کوئی ایسا خواب وغیرہ دیکھا ہو اور ممکن ہے اس وقت نہ سمجھ آیا ہو اور اسکی حقیقت اب آپ کے دعویٰ کے بعد کھلی ہو؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ ہاں ٹھیک ہے، بات ہے کہ جب میرے والد صاحب کی وفات کا وقت قریب آیا تو میری پھوپھیاں جو اس وقت آئی ہوئی تھیں انہوں نے میری طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس کو کس کے حوالے کر کے جا رہے ہو تو انہوں نے اشارہ کر کے کہا کہ اللہ کے۔

نمائندہ سائٹ:۔ لیکن یہ تو کوئی ایسی بشارت یا خاص بات نہیں ہر جانے والا پیچھے رہ جانے والوں کے لئے یہی کہتا ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ اس سلسلے میں، میں عرض کرونگا کہ میں نے سنا ہوا ہے اور شاید پڑھا ہوا بھی ہو کہ جب کوئی اس دنیا سے جانے والا ہو اور وہ اس وقت جو دعا مانگتا ہے، چونکہ اس کے لئے قبولیت کا وقت ہوتا ہے وہ دعا قبول ہو جاتی ہے اور یہ واقع جو مجھے میری ماں نے سنایا، میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جو میرے والد نے وفات سے پہلے اللہ کے حوالے کیا اس میں بھی ضرور کوئی مقصد ہوگا۔

نمائندہ سائٹ:۔ چلیں ہم آگے چلتے ہیں، کیا آپ نے تعلیم ربوہ میں یا احمد نگر میں پائی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میرے خاندان میں کوئی زیادہ پڑھے لکھے لوگ نہیں تھے مگر میرے بڑے بھائیوں نے مجھے تعلیم دلانے میں پوری سپورٹ دی۔ پانچویں تک میں اپنے گاؤں ڈاور کے گورنمنٹ پرائمری سکول میں ہی گیا اسکے بعد پھر احمد نگر میں مڈل تک سکول گیا، باقی تعلیم ربوہ میں پائی اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے۔ پولیٹیکل سائنس میں کیا۔

نمائندہ سائٹ:۔ جس خاندان میں پڑھائی کے لئے کوئی دلچسپی نہیں تھی، مگر انہوں نے آپ کو پڑھانے کے لئے ہر طرح دلچسپی لی آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ کسی خاص الٰہی اشارہ کی وجہ سے تھا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی خاص حکمت ہو کیونکہ میرے بعد ہمارے خاندان میں اب تک کوئی میٹرک سے اوپر نہیں گیا اور نہ ہی کوئی پہلے پڑھا ہے۔

نمائندہ سائٹ:۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کب اور کس طرح آئی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میرے خیال میں احمدیت میرے خاندان میں خلیفہ اول کے زمانہ میں آئی اور میرے دادا نیز والد صاحب جو اس وقت پیدا ہو چکے تھے احمدی ہوئے، اور کیسے آئی کا جواب جو میں نے اپنی والدہ سے سنا ہے یہ ہے کہ ہندوستان میں ہمارے گاؤں کا نام چک لوہر تھا، گاؤں کی مسجد کا جو امام تھا اسکا نام عبدالحق تھا اس کے ذریعہ احمدیت ہمارے گاؤں میں آئی۔ لیکن جب دو تین سال کے بعد اس نے محسوس کیا کہ اس کے ذرائع آمدن ختم ہو گئے ہیں تو اس گاؤں والوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ دیکھو میرا پیٹ نہیں چلتا مگر مسیح موعود سچے ہیں اور اس نے احمدیت چھوڑ دی اور کسی دوسرے گاؤں میں امام مسجد ہو گیا۔

نمائندہ سائٹ:۔ وہ تو احمدیت چھوڑ کر کسی دوسرے گاؤں میں امام مسجد لگ گیا مگر آپ کے گھر میں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ جی ہمارے گھر میں احمدیت رہی اور اسی وقت سے چلی آ رہی ہے

نمائندہ سائٹ:۔ آپ مرزا صاحب کو کیا مانتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں حضرت مرزا صاحب کے تمام دعاوی پر مکمل یقین رکھتا ہوں

نمائندہ سائٹ:۔ مرزا صاحب نے تو مختلف موقعوں پر مختلف دعاوی کئے ہیں؟ اور ان دعووں میں اختلاف کی وجہ سے احمدی مذہب کے دو فرقے بن چکے ہیں، آپ کا کس فرقے سے تعلق ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میرا اور میرے خاندان کا، جماعت احمدیہ کے ربوہ اور قادیان والے گروپ کے ساتھ تعلق ہے۔

نمائندہ سائٹ:۔ کیا آپ کا ابھی بھی جماعت احمدیہ سے تعلق ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔ میں تو اپنے آپ کو ابھی بھی احمدی سمجھتا ہوں۔

نمائندہ سائٹ: ۔آپ تو اپنے آپ کو احمدی سمجھتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ آپ کو کیا سمجھتی ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔مجھے اس سے غرض نہیں ہے کہ وہ مجھے کیا سمجھتے ہیں، جو مرضی سمجھیں، میں اس کو اہمیت نہیں دیتا۔

نمائندہ سائٹ: ۔ہم اس سوال پر واپس آتے ہیں کہ لاہوری مرزا صاحب کو صرف مجدد یا محدث مانتے ہیں اور ربوہ والے نبی بھی مانتے ہیں، آپ کس دعویٰ کو مانتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔میں نے عرض کیا ہے کہ جو بھی دعوے ہیں سب کو مانتا ہوں اگر انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو وہ بھی مانتا ہوں اور اگر کسی قسم کی نبوت کا انکار کیا ہے تو میں بھی انکار کرتا ہوں۔

نمائندہ سائٹ: ۔آپ نے دو دلچسپ باتیں کیں کہ آپ ابھی بھی احمدی ہیں چاہے جماعت تسلیم کرے یا نہ کرے دوسرے مرزا صاحب کے تمام دعاوی کو مانتے ہیں، مرزا صاحب کے دعاوی کیا تھے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔انہوں نے چودھویں صدی کے مجدد کا دعویٰ بھی کیا، پھر مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، پھر امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا لیکن معین طور پر نہیں بتا سکتا کہ امام مہدی ہونے کا دعویٰ پہلے کیا تھا یا مسیح موعود کا دعویٰ پہلے کیا تھا، اس کے بعد ۱۹۰۰ء کے لگ بھگ بروزی نبی یا ظلی نبوت کا دعویٰ کیا۔

نمائندہ سائٹ: ۔حیرانگی کی بات ہے جس شخص کے جانشین ہونے کا دعویٰ ہے اسکے بارے میں معلوم نہیں کہ کونسا دعویٰ کب کیا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔میرے نزدیک اس کی اہمیت نہیں کہ کونسا دعویٰ پہلے کیا اور کونسا بعد میں، میں ان سب پر ایمان رکھتا ہوں۔

نمائندہ سائٹ: ۔کیا اسکا سبب مرزا صاحب کی کتابوں میں گنجلک اور تضادات کا پایا جانا تو نہیں کہ اتنے گہرے طور پر ماننے والوں کو بھی پتہ نہیں کہ کونسی بات اور کب اور کہاں کہی گئی ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔اسمیں ایسی کوئی بات نہیں، انہوں جو جو بھی فرمایا ہے اپنی کتابوں میں اپنے اپنے وقت پر ٹھیک فرمایا ہے لیکن ۱۸۸۴ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک ایک لمبا عرصہ ہے پہلے انہوں نے مجددیت کا دعویٰ کیا، پھر امام مہدی اور مسیح موعود کا۔ ۱۹۰۰ء میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میں وہی نبی ہوں جسکے بارے میں رسول کریم ﷺ نے چار دفعہ (بخاری شریف میں) آنے والے کو نبی اللہ کے لقب سے یاد کیا ہے۔

نمائندہ سائٹ: ۔آپ نے فرمایا کہ مصلح موعود ہونے کا جو دعویٰ ہے اس کی ابتداء وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں ہی ہو گئی تھی، کیا اس سے پہلے بھی کوئی ایسا واقع جسکو آپ ایک اہم موڑ سمجھ سکتے ہوں پیش آیا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔اصل میں وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں جو واقع ہوا اس کے بیج (seed) اس سے چھ سات سال پہلے ہی میری زندگی میں آچکے تھے جسکا مجھے قطعی علم نہیں تھا۔ وسط دسمبر سے پہلے میرے تصور میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ میری زندگی میں مذہبی طور پر کوئی ایسا واقع آنے والا ہے۔ یہ وسط دسمبر کے بعد مجھ پر انکشاف ہوا کہ یاد کر چھ سات سال پہلے تیرے ساتھ کیا واقع ہوا تھا؟

نمائندہ سائٹ: ۔کیا آپ اس واقعہ کی تفصیل یا اس کی وضاحت کریں گے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ہاں، ایک دفعہ میں اپنے گاؤں سے ربوہ اپنے گھر میں آیا اور کمرے میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک محسوس کیا کہ میرے دل میں کچھ منظوم فقرات پیدا ہو رہے ہیں ان فقرات کی تعداد آٹھ تھی وہ میں نے لکھ لئے، اور جب میں نے غور کیا تو وہ ایک بڑی اچھی دعا تھی۔ اگلے دن میں نے اپنے دوست منیر صاحب کو کہا کہ یہ بڑی اچھی دعا ہے آپ بھی پڑھا کریں اور میں بھی نماز میں پڑھتا ہوں۔ اسکے تین چار مہینے کے بعد مجھے ایک رات خواب میں دکھایا گیا کہ ''ربوہ ورلالیاں کے درمیان ایک پرانی جھیل تھی اس جھیل کے مغرب کی طرف یا شمال مغرب کی طرف تھوڑا تھوڑا سبزہ اگا ہوا ہے، وہاں پر میں حضرت مسیح موعود کے سامنے کھڑا ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ غفار نماز پڑھا کرو اور دعا کرو، دوسرے لفظوں میں جیسے فرما رہے ہیں کہ میری دعا میں شامل ہو جاؤ، اُس وقت میں نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور دعا شروع کر دی اور عجیب بات یہ تھی کہ یہ وہی دعا تھی جو تین چار ماہ پہلے میرے دل پر اتاری گئی تھی۔ یہی دعا کر رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی''۔

نمائندہ سائٹ: ۔آپ وہ دعائیہ منظوم فقرات بتا سکتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔جی۔ (اسکے بعد وہ تمام دعا سنائی پر طوالت کی وجہ سے ایک فقرہ دیا جا رہا ہے)، اسلام کی صداقت دنیا میں پھیلاؤں۔ شمع ہدایت ہر گھر میں، میں جلاؤں

نمائندہ سائٹ: ۔ماشاءاللہ اچھی دعا ہے، اب ذرا ہم اس اہم موڑ پر آجائیں جو کہ وسط دسمبر ۱۹۸۳ء میں آپکی زندگی میں آیا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔جیسا کہ میں نے بتایا کہ میں ایک ان پڑھ خاندان سے تعلق رکھتا ہوں، میرے بھائیوں نے میرے دل میں ڈالا کہ تو چھوٹا ہے دل لگا کر پڑھ، تاکہ ہمارے خاندان میں بھی کچھ نہ کچھ تعلیم آجائے۔ تو بچپن سے ہی میرے دل میں علم حاصل کرنے کی تڑپ پیدا ہو گئی۔ میں پڑھتا رہا اور آگرا یم اے کر لیا اور آگے اعلیٰ تعلیم کے لئے

ٹیسٹ وغیرہ کلیئر کر لئے تو سوچا کہ اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک تھیسس لکھنا پڑیگا، اس کے لئے میں نے ایک ریسرچ پیپر لکھنا شروع کیا جسکا موضوع تھا ''نیکی علم ہے''۔ اور اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں کہ میں نے پولیٹیکل سائنس میں جب ایم اے کیا تو اس میں ایک پیپر ہوتا ہے ویسٹرن پولیٹیکل تھاٹس۔ اس میں سقراط کا یہ مشہور مقولہ ''نیکی علم ہے'' بھی آیا، میں نے اسکی تشریح جو مختلف مبصروں نے کی وہ بھی پڑھی لیکن میرے دل کو وہ پسند نہ آئی اور میں نے سمجھا کہ ان کی یہ تشریح اس مفہوم میں نہیں جس میں سقراط نے اس کو استعمال کیا ہے، لیکن چونکہ میں نے امتحان دینا تھا اس نقطہ نظر سے میں نے یہ سمجھا کہ جو انہوں نے تشریح کی ہے اسکو ذہن میں رکھو اور اپنا امتحان دو اور امتحان کے بعد اگر موقع ملے تو اس پر غور کرنا۔ تو میں جو ریسرچ پیپر لکھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس پر غور و فکر شروع کر دیا، عجیب واقع اور بھی ہوا کہ ان دنوں لاہور میں ایک احمدیہ ٹیلنٹ کلب تھا، اور آج تک مجھے نہیں پتہ چلا کہ اس ٹیلنٹ کلب میں میرا نام کس نے داخل کر دیا تھا، حالانکہ میں باوجود اس کے کہ ہمیشہ اچھے نمبروں میں پاس ہوتا تھا مگر کسی بورڈ یا یونیورسٹی میں ٹاپ نہیں کیا تھا، لیکن پھر بھی اس میں میرا نام موجود تھا۔ کلب کا ہر مہینے ایک اجلاس ہوتا تھا اور وہ اپنے کسی ایک ممبر کو اس کے Subject کے تحت قرآن کی روشنی میں لیکچر دینے کو کہتے تھے، تو اس ماہ انہوں نے میرا لیکچر رکھ دیا اور میں نے کہا کہ ٹھیک ہے میں لیکچر دونگا اور اس لیکچر کے لئے بھی میں نے اس مقولے ''نیکی علم ہے'' پر غور شروع کر دیا۔ سات آٹھ دن اس پر بہت غور فکر کیا اور مجھے پتہ چلا کہ یہ تو فلسفیانہ فقرہ ہے اور میں تو فلسفے کا طالبعلم بھی نہیں تھا۔ اگرچہ میں ایم اے کر چکا تھا سات آٹھ دن غور کرنے کے باوجود پتہ نہیں چلا کہ ''نیکی علم ہے'' ہے کیا؟ میں جانتا ہی نہیں اس بات کو؟ میرے لئے تجسس بھی بن گیا کہ ایم اے تک پڑھنے کے باوجود میں اس پہیلی کو حل کرنا تو در کنار ایک لفظ بھی نہ لکھ سکا۔ جب تھک گیا تو میرے دل میں آئی کہ اللہ سے دعا کروں اور پوچھوں کہ یہ کیا ہے؟ جو سقراط نے کہا ہے؟ میں چارپائی پر ہی قبلہ رخ ہو کر سجدے میں چلا گیا اور پانچ مشہور دعائیں، رب زدنی علما۔ رب ارنی حقائق الاشیا وغیرہ پڑھنی شروع کر دیں اور دعا کرتا چلا گیا کہ اے اللہ میری اس مشکل کو حل کر دے۔ میں اس سجدہ میں ہی تھا کہ مجھے اس کا پتہ چل گیا اور نہ صرف مجھے پتہ چل گیا بلکہ یقین ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ نے میری دعا قبول فرمالی ہے اور نیکی اور علم کے بارے میں مجھے کافی وسیع علم اسی سجدے میں مل گیا۔ اس کے بعد اٹھا تو میری حالت بدل چکی تھی اور میں وہ غفار نہیں تھا جو سجدے میں جانے سے پہلے تھا۔ کیونکہ اس بات کا مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میرے رب نے مجھ پر اپنا جلوہ فرمایا ہے اور مجھ پر رحمت کی نظر کی ہے میری دعائیں سن لی ہیں اور علم کے سلسلے میں جو میری مشکل تھی وہ حل فرما دی ہے۔

نمائندہ سائٹ: ۔ آپ پر جو کیفیت القاء کی گئی وہ کیسی تھی؟ مرزا صاحب کی خطبہ الہامیہ والی تھی یا شب تاریک میں سفر کے دوران آواز جیسی تھی؟ یا نبیوں پر جو کیفیت طاری ہوتی تھی وہ تھی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ اصل میں بات یہ ہے کہ میں نیکی اور علم کے بارے میں غور کر رہا تھا سجدے سے پہلے اور اسی سلسلے میں اللہ تعالےٰ سے میری گذارشات تھیں کہ مجھے علم دیا جائے تو سجدے میں مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے نیکی اور علم کے متعلق چشمہ جو کہ علم کا چشمہ تھا میرے دل کی طرف موڑ دیا گیا ہے اور جس موضوع کے بارے میں آٹھ دس دن میں ایک لفظ بھی نہ لکھ سکا تھا، اُسکے بعد میں نے لکھنا شروع کیا اور آج تک میرا قلم تھمتا نہیں۔ وہ علم ختم نہیں ہوتا، یہ عجیب اور حیرانگی کی بات تھی جو میرے ساتھ ہوا کیا ہے؟ اور اس کے بعد میں نے نیکی علم ہے سے بات شروع کی تو دو دن کے بعد مجھے غیب سے پتہ چلا کہ جس نیکی کو سقراط نے علم کہا ہے اصل میں وہی خدا ہے اور مجھے نیکی خدا ہے کا عظیم اور برتر تصور خدا تعالےٰ کی طرف سے ملا اور میں نے لکھا۔

نمائندہ سائٹ: ۔ اس لیکچر کی کتاب آپ دے سکتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ ہاں دے سکتا ہوں۔

نمائندہ سائٹ: ۔ کیا آپکا پیش کردہ تصور مرزا صاحب کے خدا کے پیش کردہ تصور سے بھی بہتر ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ مرزا صاحب نے بھی خدا کا تصور قرآن کی روشنی میں ہی پیش کیا ہے اور میں نے بھی قرآن کی روشنی میں ہی پیش کیا ہے لیکن مرزا صاحب نے خدا کا تصور صرف مذہبی رنگ میں اور عمومی تصور پیش کیا ہے لیکن میں نے اس تصور کو خدا کے احسان سے علمی رنگ میں اور منظم طریقے سے پیش کیا ہے اس طرح یہ تصور علمی ہونے کی وجہ سے بہتر ہے۔

نمائندہ سائٹ: ۔ جیسے آپ پر ''نیکی خدا ہے'' کی تشریح القاء ہوئی کیا وہ دعائیہ منظوم فقرات بھی القاء تھے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ جی وہ آٹھ شعر میں نے نہیں بنائے بلکہ القاء ہی تھا۔ اسکے بعد میںنے خود کوشش کی شعر بنانے یا کہنے کی لیکن بیس سال میں صرف ۶ شعر بنا سکا۔

نمائندہ سائٹ: ۔ آپ نے اپنی الہامی شاعری میں ایک شعر میں کہا ہے، ''مالک کائنات نے بہت وقت دیا ہے۔ افسوس اس وقت سے فائدہ نہ لیا ہے''۔ آپکے خیال میں وہ کونسا وقت ہے جو ضائع ہوا ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ اصل بات یہ ہے کہ جب میں سجدے سے اٹھا تو میں نے اپنے آپ کو بہت خالی محسوس کیا کہ اتنی عمر بے دھیانی میں گذر گئی اور اس انمول خزانے ''ذات

باری تعالےٰ" کی طرف توجہ ہی نہیں کی، اس میری کم مائیگی آگے آجاتی ہے کہ میں نے تو خدا کے لئے کچھ بھی نہیں کیا!

نمائندہ سائٹ:۔سجدے سے اُٹھنے کے بعد کیا ہوا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔پھر اللہ تعالےٰ نے مجھے اس تصور کا جسکے بارے میں اللہ کی طرف اس بات کا علم کہ نیکی خدا ہے کا علم آہستہ آہستہ دینا شروع کیا۔ ہوتا یوں تھا کہ کبھی اُٹھتے، کبھی بیٹھتے، کبھی سوتے ہوئے جیسے کوئی اشارے کر رہا ہے مجھے، تو غیب سے کوئی تعلیم دے رہا ہے۔ میں نے اس کو مادی آنکھ سے دیکھا نہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ مذہب اور علم اور حکمت کے گہرے اسرار سے کوئی ہستی مجھے واقف کرا رہی ہے۔ اور وہ نیکی کا علم تھا اور وہ مجھے چپکے چپکے اور تیزی سے ملتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے بعد مجھے یہ غیب سے پتہ چلا کہ اب میں دنیاوی تعلیم ختم کر دوں، کیونکہ میں نے آپکو پہلے کہا ہے کہ مجھے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا اور میں اس راستہ پر چل رہا تھا۔ لیکن اس سجدے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ میری دنیاوی تعلیم کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اور اب مجھے اللہ کی طرف سے ہی علم دیا جائیگا اور مجھے یقین دیا گیا کہ تجھے ہم تعلیم دیں گے اور تو لوگوں کو لاجواب کر دیگا۔

نمائندہ سائٹ:۔یہ کیفیت آپ پر کتنا عرصہ طاری رہی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔جی اس وقت سے جب سے میں سجدہ سے اُٹھا ہوں چلتی رہتی ہے

نمائندہ سائٹ:۔لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ دس سال کا عرصہ آپ نے اس سمت میں کچھ نہیں کیا اور دس سال کے بعد مرزا طاہر احمد صاحب آنجہانی کو ایک خط اپنی ایک تصنیف کے ہمراہ بھجوایا۔ اور اس کتاب میں جو خیالات آپ نے پیش کئے یہ جماعت کے بنیادی خیالات کے ساتھ ٹکراتے ہیں، یہ تبدیلی کیسے آئی؟ کیا الہام یا وحی ہوئی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔اس دس سال کے زمانے کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ جب میں سجدے سے اٹھا تو میں نے نیکی کے متعلق لکھنا شروع کر دیا اور مجھے یہ اطلاع بھی دے دی گئی کہ اب تیری دنیاوی تعلیم یعنی ایم فل یا پی ایچ ڈی کا جو پروگرام ہے ختم کر دے۔ تو میں نے دل و دماغ میں وہ ختم کر دیا کہ اب جو اللہ کی رضا ہو گی اس کے مطابق عمل کرونگا۔ میں نے اللہ کی رضا کے مطابق بستر باندھا اور صندوق اٹھایا اور لاہور سے ربوہ اپنے گھر میں چلا آیا۔ اور اس کے بعد نیکی کے بارے میں وہ علم جو خدا کی طرف سے ملنا شروع ہوا اس کو لکھنا شروع کر دیا۔ وہ پیغام یا اشارے جو مجھے غیب سے ملتے تھے ان کو قلم بند کرتا گیا، پہلے اردو میں لکھنا شروع کیا لیکن آٹھ دس لائنیں لکھنے کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ میں اردو میں نہیں لکھ سکتا تو میں نے ارادہ بدل دیا اور انگریزی میں لکھنا شروع کر دیا۔ اور الحمدوللہ سکو بڑی آسانی کے ساتھ انگلش میں مکمل کر لیا۔ دوسرا پارٹ میری کتاب کا "نیکی خدا ہے" پہلے لکھا اور ایک سال میں مکمل ہوا۔ اس کے بعد جب چیزیں میرے تک پہنچتیں تو میں نوٹ کر لیتا، آہستہ آہستہ سب کو تحریر میں لاتا گیا۔ سب سے پہلے مجھے پتہ چلا کہ نیکی جو ہے Truth ہے۔ نیکی سچ ہے Virtue is truth۔ لیکن اسکے بعد اچانک آٹھ دس دن کے بعد اس میں ایک اور لفظ شامل ہو گیا۔ سب سے پہلے تو مجھے پتہ چلا ٹرتھ کا اور دوسرا لفظ آیا Universal۔ اس طرح ہو گیا Universal Truth۔ اسی طرح اچانک تیسرا لفظ شامل ہو گیا Ultimate اس طرح ہو گیا Ultimate universal truth۔ پھر ہفتے کے بعد چوتھا اور آخری لفظ میرے تک پہنچ گیا۔ Supreme۔ اس طرح بن گیا Supreme ultimate universal truth۔ میں نے جب اس پر غور کیا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ اللہ تعالےٰ کا کامل عرفان ہے۔ میں آپ سب سے درخواست کرونگا کہ اس پر غور کریں اور جب آپ ان چاروں الفاظ پر غور کریں گے تو آپ ایک ایسی ہستی تک پہنچ جائیں گے جو ٹرتھ ہے باقی سب غلط ہے۔ یہ سب چیزیں آپ کو قرآن میں ملیں گی وہ قرآن جو آنحضرت ﷺ کے دل پر نازل ہوا تھا۔ جب میں نے قرآن کو غور و فکر سے پڑھا تو مجھے جو باتیں غیب سے ملی تھیں اس میں بھی پائیں۔

نمائندہ سائٹ:۔یہ جو آپ کو اشارہ ہوتا ہے کیا کوئی خاص قسم کا اشارہ تھا؟ اسکی کیفیت بیان کر سکتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔میں صرف اتنا عرض کر سکتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا اور وسیع تجربہ ہے۔ میں تو کچھ بھی نہیں، ایک ادنیٰ سا غلام ہوں حضرت مسیح موعود کا، آنحضرت ﷺ کا، ان کی جوتیوں کا غلام ہوں۔ اس کے بارے میں جب حضرت مرزا صاحب سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے لئے بڑے تجربے کی ضرورت ہے کیونکہ انسان کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ یہ ہوتا کیا ہے۔ دوسری بات کہ بعض اوقات انسان بیٹھا ہوتا ہے اور ایک واقع ہوتا ہے۔ اگر دس بندے بیٹھے ہوں تو دوسروں کے لئے وہ ایک عام واقع ہو گا مگر ایک کے لئے وہ خاص واقع ہو گا۔ اس سے اسکو پیغام مل جائیگا اور اس بندے کو پتہ چل جائیگا کہ یہ پیغام اس کے لئے آیا ہے باقی لوگ لاعلم ہوں گے۔ ایک اور بات جو میرے ساتھ ہوتی ہے کہ میں مسخر ہو گیا ہوں۔ کسی ایک ہستی نے مجھے تسخیر کر لیا ہے کسی کام کے لئے، میں اگر کوشش بھی کروں تو اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔

نمائندہ سائٹ:۔ممکن ہے کہ آپ کو اپنے ہی خیالات نے مسخر کر لیا ہو؟

عبدالغفار جنبہ صاحب:۔یہ کوئی اپنے خیالات نہیں۔ کیونکہ میں نے پوری دنیا کو دعوت دی ہے کہ میرے Concept کو، تصور کو غلط ثابت کر دو۔ یہ ایک ٹیسٹ ہے! میں فلسفے میں ان پڑھ آدمی ہوں، مگر میں فلسفے کا وہ نظریہ پیش کر رہا ہوں اور میں کہہ رہا ہوں کہ میں غالب ہوں فلسفے میں۔ اگر آپ سب لوگ، سائنٹس، علماء، فضلاء میرے نظریے کے آگے لاجواب ہو جاتے ہیں تو ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ میری عقل کی بات ہے۔ اگر میں کہوں بھی کہ یہ میری عقل کی باتیں ہیں تو لوگ نہیں مانیں گے۔

نمائندہ سائٹ: ۔آپ نے کہا کہ لوگ لاجواب ہو جاتے ہیں، کہیں آپکی بات اس طرح تو نہیں کہ میں یہاں اس کرسی پر بیٹھا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ دنیا کا یا یونیورس کا مرکز ہے، اسکو غلط ثابت کرو؟ اب کس کے پاس ٹائم اور انرجی ہے کہ وہ توجہ دے اور غلط ثابت کرنے چل پڑے؟ اب اس پر میں کہہ دوں کہ دنیا لاجواب ہو گئی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔نہیں ایسی بات نہیں ۔اسکا پارٹ ۲ میں نے پاکستان میں ہی مکمل کر لیا تھا اور ربوہ میں اپنے محدود سے حلقے کو دیا تھا کہ پڑھوا ورائے دو، آپ نے بھی اس وقت اس کو پڑھا تھا۔لوگوں نے مجھے بڑے پازیٹو تاثرات دیئے تھے۔پھر میری شادی ہو گئی اور اس کے بعد میں جرمنی چلا آیا۔میں جرمنی اتفاقی طور پر یا خود نہیں آیا اور نہ آنا چاہتا تھا۔ مجھے اللہ نے ہر لحاظ سے مجبور کر دیا کہ ربوہ اور پاکستان چھوڑ دوں ۔ یہاں آ کر اسائلم کی ٹرائی کی ۔اور مجھے معلوم تھا کہ خدا کی مرضی مجھے یہاں کسی خاص مقصد کے تحت لیکر آئی ہے یہاں آ کر میرے پاس کافی ٹائم تھا، اس ٹائم میں میں نے حضرت مسیح موعود اور قرآن کا مطالعہ کی اور اپنا کام کرتا رہا۔اس دوران اپنی کتاب ''الہامی پیشگوئی کا تجزیہ لکھی اور آغاز میں جو باتیں مجھے خدا کی طرف سے بتائی گئیں میں نے حضرت مسیح موعود کے الہام اور کلام میں اسکی تصدیق پائی ۔

نمائندہ سائٹ: ۔ہاں میں نے بھی پڑھا تھا، لیکن اب اتنا عرصہ ہو گیا ہے تفصیل میرے ذہن میں نہیں

نمائندہ سائٹ: ۔کیا آپ نے مرزا صاحب کی تمام کتابوں کا مطالعہ کیا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔جی ہاں

نمائندہ سائٹ: ۔مرزا صاحب کی کتابوں میں تو بہت سی قابل اعتراض ہیں، چونکہ میں آپ کے جذبات مجروح نہیں کرنا چاہتا اور ہم یہاں کوئی بحث بھی نہیں کر رہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ قابل سوال باتیں ہیں، تو آخر ان دوسرے سوالوں پر آپکی نظر کیوں نہیں پڑی؟ صرف ان پر ہی نظر کیوں پڑی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔کس پر نظر پڑی

نمائندہ سائٹ: ۔جو پیشگوئیوں کا تجزیہ کیا تھا اسکی بات کر رہا ہوں اور ان پر خود نظر ڈالی تھی یا خدا نے نظر ڈالی تھی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔ہاں ۔چونکہ مجھے سجدے سے سر اٹھانے کے ساتھ ہی خبر مل چکی تھی کہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کو ایک غلام کی بشارت دی تھی اور بار بار میرے دل میں غیب سے ڈالا گیا تھا کہ وہ غلام تو ہی ہے اور یہ اتنی بار ڈالی گئی کہ میں پریشان ہو گیا ۔میں نے اپنے دوست منیر احمد سے تذکرہ (حضرت مرزا صاحب کی الہامات کی کتاب) لیا اور الف سے لیکر ی تک پڑھا اور جو خبریں مجھے دی گئی تھیں، میں نے انکی تصدیق پائی اس میں ۔جرمنی آ کر میں نے تمام کتب کا مطالعہ کیا اور نوٹس لیتا گیا، ان نوٹس کی بنیاد پر میں نے اپنی کتاب کا پارٹ ون لکھا، جہاں تک آپکی اس بات کا تعلق ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی کتابوں میں اور بھی بہت سی اعتراض کی باتیں ہیں، میں عرض کرتا ہوں کہ ہر چیز کو دیکھنے کا ہر انسان کا اپنا نقطہ نظر ہوتا ہے۔ میں ایک سیدھا سادہ دیہاتی احمدی ہوں جو باریکیوں میں نہیں جاتا ۔ بہت سے اعتراضات میں جب حضرت مرزا صاحب پر سنتا ہوں تو میں اپنی زندگی پر ان کو اپلائی کرتا ہوں تو پھر ان کے جوابات مجھے اپنی زندگی سے مل جاتے ہیں، مثلاً ایسے انسان کی حالت ایک کونپل کی طرح ہوتی ہے جو کونپل سے پھول بننے تک ایک لمبا عرصہ لیتی ہے اس طرح ناقص علم سے خدا ایسے انسان کا کامل علم کرتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ ابتدائی حالت میں انسان کوئی ایسی بات کہہ دے اور بعد میں جب کامل انکشاف ہو تو اس میں تبدیلی آ جائے۔کامل انکشاف کے بعد جو نظریہ ہو گا وہ ٹھیک ہو گا

نمائندہ سائٹ: ۔کیا کامل علم ملنے کے بعد بھی غلطی ہو سکتی ہے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔اگر حضرت مسیح موعود کے بارے میں کوئی ایسی بات ہے تو مجھے بتائیں، میں جواب دونگا۔

نمائندہ سائٹ: ۔اسپر بعد میں بات ہو گی مگر آپ کو وحی یا الہام یا اشارے جو ہوتے ہیں ان کی کیفیت یا وہ کس طرح ہوتے ہیں؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔میں عرض کرتا ہوں کہ وحی اور الہام کے معنی ہیں ''ایک ایسا اشارہ جو تیزی سے ہو اور دوسرے لوگوں کو اسکا پتہ بھی نہ چلے، تو اس قسم کی کیفیت میرے ساتھ ہوتی رہتی ہے، لیکن میں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ یہ بیان کرنی ناممکن ہے۔

نمائندہ سائٹ: ۔آپ نے ۱۹۸۳ء اور ۱۹۹۳ء کے درمیان جو روحانی ترقی کی اور اس کے بعد مرزا طاہر احمد صاحب کو ایک خط بمع اپنی کتاب کے بھیجا، اس کے بارے میں کچھ بتائیں گے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔میری جو کتاب انٹرنیٹ پر آن ہے میں نے ۱۹۹۲ء میں اسکو ان نوٹس کی مدد سے لکھا جو میں نے پچھلے چھ سالہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کے دوران تیار کئے تھے۔''غلام'' کے سلسلے میں، میں نے جو نتائج نکالے تھے اور فرسٹ پارٹ ''الہامی پیشگوئیوں کا تجزیہ'' اور سیکنڈ پارٹ ''Virtue is God'' انگلش میں، دونوں کتابچے ایک مختصر خط کے ہمراہ خلیفۃ المسیح الرابع کو غالباً مارچ ۱۹۹۳ء میں بھجوائے تھے۔اور اس خط میں میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ آپ منصب خلافت پر بیٹھے ہیں، آپ امیر ہیں، امام ہیں، آپ میری اس سلسلے میں راہنمائی فرمائیں کہ جو کتابچے میں نے لکھے ہیں یہ درست ہیں یا غلط ہیں؟ کیا میں روشنی میں ہوں یا اندھیرے میں ہوں؟ وغیرہ وغیرہ

نمائندہ سائٹ: ۔تو اس کے بعد ان کا ردعمل کیا تھا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔سب سے پہلے تو میرا خط پہنچنے کے چھ سے آٹھ ہفتے تک کوئی جواب یا ردعمل نہیں ملا ۔ اسکے بعد ہامبرگ کے قریب جماعت کا ایک سینٹر ہے، مہدی آباد کے نام سے، مجھے وہاں بلایا گیا ۔ اس وقت جرمنی کے مشنری انچارج مولوی عطاء اللہ کلیم صاحب تھے ۔ وہ وہاں آئے ہوئے تھے ان سے علیحدگی میں فیس ٹو فیس مختصری گفتگو ہوئی اور اس گفتگو میں انہوں نے کسی کو شامل ہونے کی اجازت نہیں دی ۔ اس گفتگو میں یہی تھا کہ انہوں نے میری کتابیں پڑھی تھیں، خاص کر اردو کی کتاب ''پیشگوئی کا تجزیہ'' ۔ اس میں انہوں نے مجھے یہ بات کہی تھی کہ جس غلام ذکی کے بارے میں آپ لکھتے ہیں کہ اس نے ابھی ظاہر ہونا ہے اور آپ کی تحریر سے بھی متشرح ہوتا ہے ۔ اگر کسی وقت وہ ظاہر ہو گیا تو پھر یہ جماعت احمدیہ کے لئے بہت بڑا ابتلاء ہوگا ۔ یہ ان کے الفاظ ہیں ۔ دوسری بات انہوں نے یہ کہی کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا اور مرزا بشیر الدین محمود احمد نے مصلح موعود کا دعویٰ کیا اور خلافت کا دعویٰ بھی ہے، وغیرہ وغیرہ ۔ تو یہ بھی ٹھیک ہے تو میں نے اپنا ہاتھ کھڑا کیا اور کہا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے کسی فرزند کے بارے میں یہ دعویٰ نہیں کیا کہ یہ لڑکا ضرور مصلح موعود ہوگا ۔ لیکن کلیم صاحب نے فرمایا کہ ہم نے بحث نہیں کرنی ۔ میں نے ہاتھ نیچے کر لیا کہ ٹھیک ہے ۔ یہ دو باتیں ہوئیں اس کے بعد میں نے ان سے اجازت لی اور واپس آ گیا ۔ اس کے دو تین دن بعد مجھے مرزا طاہر احمد کا خط موصول ہوا جو کہ میں نے اپنی ویب سائٹ پر خط نمبر ا کے تحت جواب خط نمبر ا لگایا ہوا ہے ۔ یعنی میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ دو ماہ تک مرزا طاہر احمد صاحب کو جرائت نہیں ہوئی کہ مجھے کیا جواب دیں؟ انہوں نے یقیناً کلیم صاحب سے مشورہ کیا ہوگا کیونکہ کلیم صاحب نے ان کی ہدایت پر ہی مجھ سے بات کی تھی ۔ مولوی کلیم صاحب نے ان کو کیا رپورٹ دی خدا ہی جانتا ہے؟

نمائندہ سائٹ: ۔لیکن اس وقت تک آپ کا مصلح موعود کا کوئی دعویٰ نہیں تھا؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔اصل میں، میں یہ بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ سجدہ سے اٹھنے کے بعد پاکستان سے جرمنی آنے سے پہلے ہی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی یقین ہو چکا تھا کہ وہ غلام مسیح الزماں ذکی میں ہی ہوں اور یہ وہی مصلح موعود ہے ۔ لیکن میں نے اس کی زیادہ تشہیر نہیں کی، کیونکہ یہ باتیں عام سمجھنے کی نہیں ۔ کیونکہ جس فیملی سے میرا تعلق ہے وہ واجبی سا علم رکھتی ہیں ۔ ان کو اگر میں یہ کہتا کہ یہ بات ہے تو انہوں نے کہنا تھا کہ، یہ کیا ہے؟ مصلح موعود کسے کہتے ہیں یا وہ کیا ہوتا ہے وغیرہ؟ لیکن مجھے یقین تھا، جب میں نے اپنی کتب اس وقت کے خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحب کو بھیجی تھیں ۔ میرا مقصد یہ تھا کہ بالواسطہ اشارتاً میں نے ان سے بات کی تھی کہ آپ بتائیں یہ کیا ہے؟ یعنی آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میرا کلیم بالواسطہ ان کے سامنے تھا اور یقیناً وہ بھی سمجھ گئے تھے کہ بات کیا ہے ۔ لیکن یہ براہ راست نہیں تھا ۔

نمائندہ سائٹ: ۔جناب غفار صاحب کیا آپکی کوئی پیشگوئی پوری ہوئی؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔شادی کے دس دن بعد خواب دیکھا کہ ۳ لڑکے اللہ تعالیٰ عنایت کریگا اور کچھ تفصیلات کے ساتھ خواب دیکھا ۔ وہ اسی وقت اپنی اہلیہ اور کئی دوسروں کو سنا دی تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے تین ہی لڑکے عطا کئے اور اسی طرح جس طرح خواب میں دکھایا گیا تھا

نمائندہ سائٹ: ۔کیا آپ سائٹ کے لئے کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

عبدالغفار جنبہ صاحب: ۔مصلح موعود کے سلسلہ میں جو الہامی پیشگوئی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں موجود ہے ۔ جماعت احمدیہ قادیانی گروپ کے وہ مصلح مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے ۔ لیکن سائٹ کے دعویٰ کے مطابق وہی شخص ابھی آنا ہے اور حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کو شبہات کی زنجیروں سے رہائی دلانی ہے اور اسیروں کو رستگاری بخشنی ہے ۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ سائٹ کا یہ دعویٰ ٹھیک ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق خلیفہ ثانی نہیں تھے ۔ بلکہ خاکسار ہے اور میں نے اپنے دعویٰ کو ایک قطعی ثبوت کے ساتھ دنیا کے آگے رکھ دیا ہے اور سائٹ سے بھی گذارش ہے کہ وہ اس دعویٰ اور ثبوت یعنی قطعی دلیل پر غور کرے ۔

۔انٹرویو جاری ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اسکا دوسرا اور بقیہ حصہ و غفار صاحب کی ذات کے بارہ میں رشتہ داروں اور دوسروں کے تاثرات پیش کئے جائیں گے ۔